اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 233:

(تصحیح و نظر ثانی شدہ)

چار رکعات تراویح
کے بعد وقفے اور تسبیحِ تراویح کی شرعی حیثیت

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تراویح میں چار رکعات کے بعد وقفہ کرنے کا حکم:

ہر چار رکعات تراویح کے بعد وقفہ کرنا مستحب ہے کہ اتنی مقدار وقفہ کیا جائے جتنی دیر میں یہ چار رکعات ادا کی ہیں، البتہ اگر مقتدی حضرات کی تنگدلی کی وجہ سے تھوڑی دیر وقفہ کرلیا جائے تب بھی جائز ہے، اور اگر کوئی بالکل وقفہ ہی نہ کرے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

چار رکعات تراویح کے بعد وقفے میں کوئی مخصوص عمل ثابت نہیں:

چار رکعات تراویح کے بعد کیے جانے والے وقفے میں شریعت نے کوئی خاص عمل سنت یا لازم قرار نہیں دیا اور نہ ہی روایات سے کوئی مخصوص عمل ثابت ہے، اس لیے کسی عمل کو سنت، ثابت یا لازم قرار دینا ہرگز درست نہیں، بلکہ ہر ایک کو اختیار ہے: چاہے تو ذکر کرے، دُعا کرے، استغفار کرے، درود شریف پڑھے یا ویسے ہی خاموش رہے؛ یہ سب جائز ہے۔

مروجہ تسبیحِ تراویح کی حقیقت:

بعض اہلِ علم نے چار رکعات تراویح کے وقفے میں اس دعا کا بھی ذکر فرمایا ہے:

«سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ، سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، نَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ».

البتہ اس دعا سے متعلق یہ باتیں ذہن نشین کرلینی چاہییے کہ:

1۔ تراویح کے وقفے میں اس دعا کا پڑھنا قرآن وسنت سے ثابت نہیں، اس لیے اس کو سنت یا مستحب نہیں قرار دیا جاسکتا۔ واضح رہے اس تسبیح کو شرعی حدود سے آگے نہیں بڑھانا چاہیے کہ اس کو لازم، سنت یا ثابت شدہ قرار دیا جائے۔

2۔ چوں کہ یہ دعا اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد وثنا پر مشتمل ہے اس لیے شرعی حدود میں رہتے ہوئے چار رکعات

کے بعد وقفے میں اس کو پڑھنا درست ہے۔

3۔جب تراویح کے وقفے میں اس دعا کا کوئی ثبوت نہیں ہے تو اس کو دعائے تراویح یا تسبیحِ تراویح کہنا بھی مشکل ہے۔آجکل بہت سے لوگ اس کو دعائے تراویح یا تسبیحِ تراویح کے عنوان سے شائع کرنے کا اہتمام کرتے ہیں جس کی وجہ سے غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں،اس لیے یہ قابلِ اصلاح بات ہے۔

تراویح کے وقفے میں بلند آواز سے تسبیحِ تراویح یا ذکر کرنے کا حکم:

متعدد مساجد میں یہ معمول ہے کہ تراویح کے وقفے میں اجتماعی طور پر مذکورہ تسبیح، کلمہ طیبہ یا کوئی اور ذکر بلند آواز سے کیا جاتا ہے، واضح رہے کہ قرآن وسنت سے اس کا کوئی ثبوت نہیں اس لیے اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

حضرات اکابر دیوبند رحمہ اللہ کا معمول اور موقف:

1۔ قطب الارشاد فقیہ محدث حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تراویح کے وقفے میں سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر پڑھا کرتے تھے۔

2۔ حضرت اقدس مفتی اعظم مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: فقہاء نے لکھا ہے کہ ہر ترویحہ تراویح میں یعنی چار رکعت کے بعد اختیار ہے کہ تسبیح پڑھے یا قرآن شریف پڑھے یا رکعاتِ نفل پڑھے یا کچھ نہ کرے، اور شامی میں ہے کہ قہستانی میں ہے کہ بعد ہر ترویحہ کے سبحان ذی الملک والملکوت الخ تین بار پڑھے۔احقر کہتا ہے کہ کلمہ سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر کی بہت فضیلت احادیث صحیحہ میں وارد ہے، اس لیے تکرار اس کا افضل ہے، اور یہی معمول ومختار تھا حضرت محدث وفقیہ گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا۔(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند سوال نمبر: 1761، 4/ 185، 186)

3۔ حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ اس وقفے میں پچیس مرتبہ درود شریف پڑھ لیتے

تھے۔(اکابر کا رمضان: 38،مکتبۃ الشیخ)

4۔ حضرت فقیہ الملۃ مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ: اس جلسہ استراحت میں تسبیح، دورود شریف، استغفار، تلاوت ودعا سب باتوں کا اختیار ہے۔(فتاویٰ محمودیہ 349/7)

5۔ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دام ظلہم فرماتے ہیں: تراویح میں ہر چار رکعتوں کے بعد عام رکعتوں کی مقدار بیٹھنا مستحب ہے، اس وقفے میں کوئی خاص ذکر واجب یا مسنون نہیں۔فقہاء نے لکھا ہے کہ چاہے کچھ تسبیحات پڑھ لے، چاہے الگ نفلیں پڑھے اور چاہے تو خاموش رہے۔اور مشائخ کا معمول یہ ہے کہ اس میں یہ تسبیح پڑھتے ہیں:

«سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ، سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، نَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ».

اور یہ تسبیح آہستہ پڑھنی چاہیے،امام کو بھی اور مقتدی کو بھی۔(فتاویٰ عثمانی 459/1)

فقہی عبارات

- الدر المختار:

(يَجْلِسُ) نَدْبًا (بَيْنَ كُلِّ أَرْبَعَةٍ بِقَدْرِهَا وَكَذَا بَيْنَ الْخَامِسَةِ وَالْوِتْرِ) وَيُخَيَّرُونَ بَيْنَ تَسْبِيحٍ وَقِرَاءَةٍ وَسُكُوتٍ وَصَلَاةٍ فُرَادَى.

- رد المحتار:

(قَوْلُهُ: يَجْلِسُ) لَيْسَ الْمُرَادُ حَقِيقَةَ الْجُلُوسِ، بَل الْمُرَادُ الِانْتِظَارُ؛ لِأَنَّهُ يُخَيَّرُ بَيْنَ الْجُلُوسِ ذَاكِرًا أَوْ سَاكِتًا وَبَيْنَ صَلَاتِهِ نَافِلَةً مُنْفَرِدًا كَمَا يَذْكُرُهُ، أَفَادَهُ فِي شَرْحِ الْمُنْيَةِ وَالْبَحْرِ، (قَوْلُهُ: نَدْبًا) وَمَا يُفِيدُهُ كَلَامُ الْكَنْزِ مِنْ أَنَّهُ سُنَّةٌ، تَعَقَّبَهُ الزَّيْلَعِيُّ بِأَنَّهُ مُسْتَحَبٌّ لَا سُنَّةٌ، وَبِهِ صَرَّحَ فِي الْهِدَايَةِ. (قَوْلُهُ: بَيْنَ كُلِّ أَرْبَعَةٍ) الْأَوْضَحُ قَوْلُ الْكَنْزِ بَعْدَ كُلِّ أَرْبَعَةٍ أَوْ قَوْلُ الْمُنْيَةِ وَالدُّرِّ:

بَيْنَ كُلِّ تَرْوِيحَتَيْنِ لِإِيهَامِهِ أَنَّ الْجِلْسَةَ بَعْدَ الشَّفْعِ الْأَوَّلِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعَةٍ. وَالْجَوَابُ أَنَّ الْمُرَادَ بَيْنَ كُلِّ أَرْبَعَةٍ وَأَرْبَعَةٍ فَحَذَفَ أَحَدَ الْمُتَعَدِّدَيْنِ كَمَا فِي قَوْله تَعَالَى: (لا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ) [البقرة: 285] أَيْ بَيْنَ أَحَدٍ وَأَحَدٍ، وَلَا فَسَادَ فِي ذَلِكَ فَافْهَمْ. (قَوْلُهُ: وَكَذَا بَيْنَ الْخَامِسَةِ وَالْوِتْرِ) صَرَّحَ بِهِ فِي الْهِدَايَةِ وَاسْتَدْرَكَ عَلَيْهِ فِي النَّهْرِ بِمَا فِي الْخُلَاصَةِ مِنْ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ عَلَى عَدَمِ الِاسْتِحْبَابِ وَهُوَ الصَّحِيحُ. اه. أَقُولُ: هَذَا سَبْقُ نَظَرٍ، فَإِنَّ عِبَارَةَ الْخُلَاصَةِ هَكَذَا: وَالِاسْتِرَاحَةُ عَلَى خَمْسِ تَسْلِيمَاتٍ اخْتَلَفَ الْمَشَايِخُ فِيهِ وَأَكْثَرُهُمْ عَلَى أَنَّهُ لَا يُسْتَحَبُّ وَهُوَ الصَّحِيحُ اه فَإِنَّ مُرَادَهُ بِخَمْسِ تَسْلِيمَاتٍ خَمْسُ أَشْفَاعٍ: أَيْ عَلَى الرَّكْعَةِ الْعَاشِرَةِ كَمَا فُسِّرَ بِهِ فِي شَرْحِ الْمُنْيَةِ لَا خَمْسُ تَرْوِيحَاتٍ كُلُّ تَرْوِيحَةٍ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ، فَقَدْ اشْتَبَهَ عَلَى صَاحِبِ النَّهْرِ التَّسْلِيمَةُ بِالتَّرْوِيحَةِ فَافْهَمْ. (قَوْلُهُ: بَيْنَ تَسْبِيحٍ) قَالَ الْقُهُسْتَانِيُّ: فَيُقَالُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: «سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ، سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ، لَا إلَهَ إلَّا اللَّهُ نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، نَسْأَلُك الْجَنَّةَ وَنَعُوذُ بِك مِن النَّارِ» كَمَا فِي مَنْهَجِ الْعِبَادِ. اه (قَوْلُهُ: وَصَلَاةُ فُرَادَى) أَيْ صَلَاةُ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فَيُزَادُ سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً. قَالَ الْعَلَّامَةُ قَاسِمٌ: إنْ زَادُوهَا مُنْفَرِدِينَ لَا بَأْسَ بِهِ وَهُوَ مُسْتَحَبٌّ، وَإِنْ صَلَّوْهَا بِجَمَاعَةٍ كَمَا هُوَ مَذْهَبُ مَالِكٍ كُرِهَ إلَخْ. وَفِي النَّهْرِ، وَأَمَّا الصَّلَاةُ فَقِيلَ: مَكْرُوهَةٌ، وَقِيلَ: سُنَّةٌ، وَهُوَ ظَاهِرُ مَا فِي السِّرَاجِ، وَأَهْلُ مَكَّةَ يَطُوفُونَ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ يُصَلُّونَ أَرْبَعًا. اه.

- **الموسوعة الفقهية:**

الاسْتِرَاحَةُ بَيْنَ كُل تَرْوِيحَتَيْنِ:

اتَّفَقَ الْفُقَهَاءُ عَلَى مَشْرُوعِيَّةِ الاِسْتِرَاحَةِ بَعْدَ كُل أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ؛ لأَِنَّهُ الْمُتَوَارَثُ عَنِ السَّلَفِ، فَقَدْ كَانُوا يُطِيلُونَ الْقِيَامَ فِي التَّرَاوِيحِ وَيَجْلِسُ الإِْمَامُ وَالْمَأْمُومُونَ بَعْدَ كُل أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ لِلاِسْتِرَاحَةِ. وَقَال الْحَنَفِيَّةُ: يُنْدَبُ الاِنْتِظَارُ بَيْنَ كُل تَرْوِيحَتَيْنِ، وَيَكُونُ قَدْرَ تَرْوِيحَةٍ، وَيَشْغَل

هَذَا الاِنْتِظَارَ بِالسُّكُوتِ أَوِ الصَّلاةِ فُرَادَى أَوِ الْقِرَاءَةِ أَوِ التَّسْبِيحِ . وَقَال الْحَنَابِلَةُ: لَا بَأْسَ بِتَرْكِ الاِسْتِرَاحَةِ بَيْنَ كُل تَرْوِيحَتَيْنِ، وَلا يُسَنُّ دُعَاءٌ مُعَيَّنٌ إِذَا اسْتَرَاحَ؛ لِعَدَمِ وُرُودِهِ.

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
12 رمضان المبارک 1441ھ/6 مئی 2020
03362579499